قربانی وعشرہ ذی الحجّہ کی فضیلت

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلىٰ سَيِّد الأَنبياءِ وَالمرسَلينَ وعَلىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلىٰ يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيْم.

حضور پرنُور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللَّهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أَجمعِيْن.

عشرۂ ذی الحجّہ کی فضیلت

عزیزانِ محترم! خالقِ کائنات جلّ جلالہ کا مخلوق پر بے پناہ لُطف وکرم، مہربانی واحسان ہے کہ اُس نے ہمیں دنیاوی نعمتیں عطا فرمائیں، بھلائی کے راستوں کی رَہنمائی فرمائی اور آخرت کے لیے زیادہ سے زیادہ اعمالِ صالحہ کے مَواقع مہیا فرمائے، یوں تو ربِ ذوالجلال کی رَحمت کی بارش شب وروز اور ہمیشہ ہی ہوتی رہتی ہے، مگر کچھ ایّام واوقات میں وہ خصوصیات ہیں جو دیگر میں نہیں، اللہ رب العالمین نے کچھ مہینوں کو

دیگر مہینوں پر، کچھ دنوں کو دیگر دنوں پر، کچھ راتوں کو دیگر راتوں پر اور کچھ اوقات کو دیگر وقتوں پر فضیلت وبزرگی عطا فرمائی ہے، انہی مبارک ایّام میں سے ماہِ ذی الحجہ کے ابتدائی دس ۱۰ دن بھی ہیں، ان ایّام میں اللہ تعالیٰ نے بہت سی بھلائیاں جمع فرمائی ہیں، ان ایام کو افضل واعلیٰ بنایا اور بڑی برکتوں سے نوازا، یہ وہ عشرۂ مبارکہ ہے جس کی بزرگی وفضیلت قرآن وحدیث سے ثابت ہے، ارشادِ خداوندی ہے: ﴿وَالْفَجْرِ * وَلَيَالٍ عَشْرٍ﴾[1] "اِس صبح اور دس ۱۰ راتوں کی قسم!"، "فجر سے مراد تو صبح کی نماز ہے؛ کیونکہ اس وقت رات ودن کے فرشتے جمع ہوتے ہیں، یا اس سے مراد صبحِ صادق کا وقت ہے؛ کہ اس وقت تمام مخلوقات اللہ کے ذکر میں مشغول ہوتے ہیں، یا پھر اس سے مراد یکم ذی الحجہ کی صبح ہے، اور دس ۱۰ راتوں سے مراد ذی الحجہ کے ابتدائی دس ۱۰ دن اور راتیں ہیں، کہ ان میں حج کے ارکان ادا کیے جاتے ہیں"[2]۔ لہٰذا یہ ایام بہت ہی افضل و عظمت والے ہیں، ان مبارک ایام میں اعمالِ صالحہ زیادہ سے زیادہ کرنے کی کوشش کرنی ہے؛ تاکہ بخشش ومغفرت کا سبب بن جائیں۔

---

(۱) پ ۳۰، الفجر: ۱، ۲.

(۲) "تفسیر نور العرفان" ص۹۷۸۔

عزیز دوستو! امام ابن حجر عَسقلانی علیہ الرحمۃ نے عشرۂ ذی الحجہ کی فضیلت کا سبب بیان کرتے ہوئے فرمایا: "عشرۂ ذی الحجہ کی امتیازی شان کا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ اِن دنوں میں تمام بنیادی عبادات یعنی نماز، روزہ، صدقہ اور حج سب اکٹھی ہوجاتی ہیں، اور یہ تمام عبادات اِن مبارک ایّام کے علاوہ دیگر دنوں میں جمع نہیں ہوتیں"[1]۔ حضرت سیّدنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، جنابِ احمدِ مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهِنَّ أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ هَذِهِ الأَيَّامِ الْعَشْرِ»[2] "اللہ تعالی کے ہاں ذی الحجہ کے ابتدائی دس۱۰ دنوں سے بڑھ کر کسی اَور دن کا عمل زیادہ پسندیدہ نہیں"۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یومِ عرَفہ کا مقام

عزیزانِ محترم! یومِ عرفہ ذی الحجّہ کی نویں تاریخ کو کہتے ہیں، پورے ہفتہ کے دنوں میں جمعۃ المبارک کا دن، اور سال بھر کے دنوں میں عرَفہ کا دن تمام ایّام میں افضل واعلیٰ ہے، عرَفہ کا وہ دن جس میں جمعۃ المبارک بھی ہو وہ اَور بھی زیادہ افضل ہے، یومِ عرَفہ وہ دن ہے جس میں ربِ کریم جلّ جلالہ اپنے بندوں پر خاص تجلّی فرماتا ہے، نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

---

(١) "فتح الباري" كتاب العيدين، تحت ر: ٩٦٩، ٢/ ٥٢٩.

(٢) "جامع الترمذي" أبواب الصّوم، ر: ٧٥٧، صـ١٩١.

نے ارشاد فرمایا: «مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْتِقَ اللهُ فِيْهِ عَبْداً مِنَ النَّار، مِنْ يَوْمِ عَرَفَة، وَإِنَّهُ لَيَدْنُوْ ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمُ الْمَلائِكَة، فَيَقُوْل: مَا أَرَادَ هٰؤُلاَءِ؟»[1] "کوئی دن ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ یومِ عرَفہ سے زیادہ اپنے بندوں کو جہنم سے رہائی دے، اللہ تعالیٰ ان کے قریب ہو جاتا ہے، اور پھر فخر کے طَور پر فرشتوں سے پوچھتا ہے کہ: ان لوگوں کو (میری رَحمت ومغفرت کے سِوا) کیا چاہیے ؟!"۔

عزیزانِ گرامی! عرَفات میں ٹھہرنا حج کے فرائض میں سب سے بڑا فرض ہے، اس دن حاجی بحکمِ الٰہی عرَفات میں قیام کرتے ہیں، یہ وہ جگہ ہے جہاں حضرت سیّدنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرت سیّدنا ابرہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو طریقۂ حج بتایا، یہاں حاجیوں پر بہت زیادہ اِنعام واِکرام کی بارش ہوتی ہے، حضرت سیّدنا عبد الرحمن بن یعمر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبئ کریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «الْحَجُّ عَرَفَة» "حج دراصل وقوفِ عرَفات کا نام ہے"۔

میرے بزرگو ودوستو! اللہ تعالیٰ نے عرَفہ کے دن ہی دینِ اسلام کی تکمیل اور نعمتوں کا اِتمام فرمایا، مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی، اسلام کو سربلندی عطا فرمائی، حضرت سیّدنا مُعاویہ بن ابو سفیان رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے بر سرِ منبر اس آیت: ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ

---

(۱) "صحيح مسلم" كتاب الحج، ر: ۳۲۸۸، صـ۵۶۸، ۵۶۹.

دِینکُم﴾[1] "آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کردیا"، کو اختتام تک تلاوت کرکے فرمایا: «نَزَلَتْ فِيْ يَوْمِ عَرَفَةَ فِيْ يَوْمِ جُمُعَة»[2] "یہ آیت بروزِ جمعہ عرفہ کے دن نازل ہوئی"۔ تو معلوم ہوا کہ یومِ عرفہ انتہائی پسندیدہ دن ہے۔

مبارک ایّام میں عبادت کی کثرت

میرے بزرگو ودوستو! رحمتِ عالَمیان ﷺ نے اِن ایّامِ مبارکہ کی اَہمیت کے پیشِ نظر ہمیں اِن دنوں میں نیک اعمال کی بطورِ خاص تاکید فرمائی ہے، حضرت سیّدنا سعید بن جبیر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: «لَا تطفِئُوا مَصابِيْحَكُمْ فِي الْعَشر، يُعجِبه العِبادة»[3] "ذوالحجہ کے دس ۱۰ دنوں میں اپنے چراغ مت بجھاؤ، ان ایّام کی عبادت اللہ تعالی کو پسند ہے"، یعنی غفلت، سستی اور نیند کو ترک کرکے ان ایامِ مبارکہ میں تہجد، دیگر عبادات کی ادائیگی، نیکیاں، اور ذکر ودُرود کی کثرت کرو۔

رفیقانِ گرامی قدر! اِن مبارک ایّام میں دیگر عبادات کے ساتھ ساتھ روزہ رکھنا بھی مستحب اور باعثِ اجر وثواب ہے، حضرتِ اُمّ المؤمنین سیّدہ حفصہ

---

(١) پ٦، المائدة : ٣.

(٢) "المعجم الكبير" عمرو بن قيس السكوني عن معاوية، ر: ٩٢١، ١٩/ ٣٩٢.

(٣) "فتح الباري" لابن رجب، كتاب الصلاة، ر: ٩٦٩، ٧/ ٥٤.

رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا: «كَانَ يَصُومُ تِسْعَ ذِي الْحِجَّة، وَيَوْمَ عَاشُورَاء، وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ: أَوَّلَ اثْنَيْنِ مِنْ الشَّهْرِ، وَالْخَمِيسَ»(۱) "نبیٔ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نویں ذی الحجہ، یومِ عاشورہ کے دن، ہر مہینے کے تین ۳دن، ہر مہینے کے ابتدائی دن، اور پیر و جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے"۔

محترم بھائیو! جس چیز کی قسم کھائی جائے یقیناً وہ مکرّم و معظّم ہوا کرتی ہے، عشرۂ ذی الحجہ عند اللہ بہت مکرّم و معظّم ہے، ہمارے لیے یہ بہترین مَوقع ہے کہ ہم اِن مبارک ایّام میں اللہ تعالی کی بارگاہ میں توبہ واِستغفار کی کثرت کریں، گناہوں کو چھوڑنے کا پکّا عزم کریں، پنج وقتہ باجماعت نماز کی پابندی کے ساتھ ساتھ، نوافل کی کثرت اور خصوصًا نمازِ تہجد کی ادائیگی بھی کریں؛ کہ یہ بندے کو اللہ تعالی کے قریب کرنے کا بہترین ذریعہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ لله؛ فَإِنَّكَ لاَ تَسْجُدُ للهِ سَجْدَةً إِلاَّ رَفَعَكَ اللهُ بِهَا دَرَجَة، وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً»(۲) "اللہ تعالی کی بارگاہ میں کثرت سے سربسجود ہوا کرو؛ کیونکہ اللہ تعالی ہر سجدے کے بدلے

---

(١) "سنن أبي داود" كتاب الصوم، باب فِي صَوْمِ الْعَشْرِ، ر: ٢٤٣٧، صـ٣٥٣.

(٢) "صحيح مسلم" كتاب الصّلاة، باب فضل السجود والحثّ عليه، ر: ١٠٩٣، صـ٢٠٢.

تمہارا ایک درجہ بلند فرماتا ہے، اور تمہاری ایک خطا مٹا دیتا ہے"۔ لہٰذا ذی الحجہ کے ان ایّام مبارکہ میں عبادت میں ہرگز غفلت نہیں کرنی چاہیے۔

حضراتِ محترم! اِن مبارک دنوں میں یہ بھی مستحب ہے کہ اللہ تعالی کا ذکر کثرت سے کیا جائے، ربّ تعالی فرماتا ہے: ﴿وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللهِ فِي أَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ﴾[1] "وہ مقرّرہ دنوں میں خصوصیّت کے ساتھ اللہ تعالی کو یاد کریں"، اور یہ مقرّرہ دن یہی ذو الحجّہ کے ابتدائی دس ۱۰ دن ہیں، جیسا کہ حضرت سیّدنا ابن عبّاس رضی اللہ تعالی عنہما نے اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں فرمایا[2]۔

حضراتِ محترم! رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اِن ایّام میں ذکر اللہ کے بارے میں فرمایا: «مَا مِنْ أَيَّامٍ أَعْظَمَ عِنْدَ اللهِ، وَلاَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الْعَمَلِ فِيهِنَّ، مِنْ هَذِهِ الأَيَّامِ الْعَشْرِ، فَأَكْثِرُوْا فِيْهِنَّ مِنَ التَّهْلِيْلِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّحْمِيْدِ»[3] "ذی الحجہ کے ابتدائی دس ۱۰ دنوں کی قدر و منزلت سے بڑا کوئی اَور دن نہیں ہو سکتا ہے، اور نہ ہی اِن ایّام میں کی ہوئی نیکی سے بڑھ کر اللہ تعالی کو اَور کوئی عمل پسند ہے، لہٰذا اِن

---

(۱) پ۱۷، الحجّ: ۲۸.

(۲) "صحيح البخاري" كتاب العيدين، باب فضل العمل في أيّام التشريق، صـ۱۵٦.

(۳) "مسند الإمام أحمد" مسند عبد الله بن عمر بن الخطّاب، ر: ۵٤٤۷، ۲/ ۳٦۵.

ایّام میں "لاالٰہ الاّاللہ"، "اللہ اکبر" اور "الحمدللہ" کی کثرت کرو"، ان ایام میں اللہ تعالی کی فرمانبرداری، اس کے ذکر، روزوں اور صدَقات وخیرات کی کثرت کرے۔

عید ایک نعمت ہے

برادرانِ اسلام! اہلِ اسلام کے لیے عید ایک نعمت ہے، مسلمان عید میں نئے کپڑے زیبِ تن کرتے ہیں، ایک دوسرے کو مبارک باد دیتے ہیں، خوشی کا اظہار کرتے ہیں، مُصافحہ ومُعانقہ کرتے ہیں، اور رشتہ داروں دوستوں سے ملاقات کرتے ہیں، عید کے مقدّس ایّام میں عبادت کرنے، ان کا احترام کرنے، اور خوشی منانے کا خاص طَور پر حکم فرمایا، حضرت سیّدنا انَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ اقدَس صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جب مدینہ منوّرہ تشریف لائے، اس زمانے میں اہلِ مدینہ سال میں دو ۲ دن خوشی منایا کرتے تھے، آپ صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: «مَا هَذَانِ الْيَوْمَانِ» "یہ کیا دن ہیں؟" لوگوں نے عرض کی: جاہلیت میں ہم ان دنوں میں خوشی منایا کرتے تھے، فرمایا: «إِنَّ اللهَ قَدْ أَبْدَلَكُمْ بِهِمَا خَيْراً مِّنْهُمَا يَوْمَ الأَضْحٰى وَيَوْمَ الْفِطْرِ»(۱) "اللہ تعالی نے ان کے بدلے میں ان سے بہتر دو ۲ دن تمہیں عطا کر دیے ہیں: عید الاضحیٰ اور عید الفطر"۔

---

(۱) "سُننِ أَبي دَاود" كِتابُ الصَّلاة، ر: ١١٢٤، صـ١٧٠.

عید کا دن بہت عظمت ورفعتوں والا، انعام واکرام، اور گناہوں کی مغفرت کا دن ہے، اس دن روزہ رکھنا منع ہے، اس دن ملائکہ راستوں میں کھڑے ہوتے اور آواز دیتے ہیں کہ اے مسلمانوں! آج تمہاری دعوت کا دن ہے، سن لو اللہ تعالی نے تمہارے گناہ مُعاف کردیے ہیں، تم خوشی خوشی اپنے گھروں کی طرف لَوٹ جاؤ، کہ آج کا دن تمہارے لیے انعام واکرام کا دن ہے، آج کا یہ عظیم دن خوشیوں کے ساتھ ساتھ ہمیں کمزوروں اور ضرور تمندوں سے بھلائی، ہمدردی وبھائی چارگی کا بھی درس دیتا ہے۔

برادرانِ اسلام! عیدالاضحیٰ کے دن نمازِ عید سے پہلے کچھ نہ کھائیں، عید کی نماز کے بعد کھالیں، عید کی نماز پڑھ کر ہوسکے تو کوشش کریں کہ سب سے پہلے قربانی کا بابرکت گوشت پیٹ میں جائے؛ تاکہ مزید برکتیں ملیں، اگر یہ نہ ہو تو کوئی اَور چیز کھالیں یاناشتہ وغیرہ کرلیں، حضرت بریدہ رَضِیَ اللهُ تَعَالَی عَنْهُ نے فرمایا: "كَانَ النَّبِيّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخرُج يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ، وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْأَضْحىٰ حَتّٰى يُصَلِّيَ"(۱) "عیدالفطر کے دن جب تک حضور صَلَّی اللهُ تَعَالَی عَلَیْهِ وَسَلَّم کچھ کھانہ لیتے عید گاہ کو تشریف نہ لے جاتے، اور عید الاضحیٰ کے دن اس وقت تک کچھ نہ کھاتے جب تک نمازِ عید نہ پڑھ لیتے"، اور "سننِ

---

(۱) "جامع الترمذي" أبواب العيدين، ر: ٥٤٢، صـ١٤٢.

ابنِ ماجہ "کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں: "لَا يَأْكُلُ يَوْمَ النَّحْرِ حَتّٰى يَرْجِعَ"[1] "عیدالاضحیٰ کے دن نمازِ عید سے واپس آکر کھاتے تھے"۔

نمازِ عید کے لیے ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپس آنا سُنَّت ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: "كَانَ رسول الله ﷺ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ فِي طَرِيقٍ رَجَعَ فِي غَيْرِهِ"[2] "رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ عید کے لیے ایک راستے سے جاتے، اور دوسرے سے واپس آتے تھے"۔

عید کے مستحبات میں سے حجامت بنوانا، ناخن ترشوانا، غُسل کرنا، مسواک کرنا، اچھے کپڑے پہننا، نیا ہو تو نیا ورنہ دُھلا ہوا، خوشبو لگانا، نمازِ فجر محلّے کی مسجد میں ادا کرنا، عید گاہ جلد آنا، نمازِ عید کے لیے ایک راستے سے آنا، اور دوسرے سے واپس جانا، نمازِ عید مسجد میں ہو یا عید گاہ میں وہاں تک پَیدل جانا، گاڑی میں یا سواری پر بھی جاسکتے ہیں، عید کی نماز کے لیے اطمینان و وقار اور نگاہ نیچی کیے ہوئے آنا، آپس میں مبارک باد دینا، مُصافحہ و مُعانقہ کرنا۔

قربانی کے آداب واَحکام

---

(١) "سنن ابن ماجة" كتاب الصيام، ر: ١٧٥٦، صـ٢٩٣.

(٢) "جامع الترمذي" أبواب العيدين، ر: ٥٤١، صـ١٤٢.

رفیقانِ گرامی قدر! عید الاضحیٰ کے دن مسلمان کا سب سے بہتر عمل قربانی کرنا ہے، ہر صاحبِ نصاب پر قربانی واجب ہے، لہٰذا نمازِ عید وغیرہ سے فراغت کے بعد بارگاہِ الٰہی میں اپنی اپنی قربانیاں پیش کریں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَا عَمِلَ آدَمِيٌّ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ أَحَبَّ إِلَى اللهِ مِنْ إِهْرَاقِ الدَّمِ، إِنَّه لَيَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُونِهَا وَأَشْعَارِهَا وَأَظْلَافِهَا، وَإِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ مِنَ الأَرْضِ فَطِيبُوا بِهَا نَفْساً»[1] "قربانی کے دن اللہ تعالیٰ کے یہاں انسان کا کوئی عمل خون بہانے (یعنی قربانی) سے زیادہ پسندیدہ نہیں، قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں بالوں اور کُھروں سمیت آئے گا، اور یقیناً اس کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاں مقامِ قبولیّت حاصل کرلیتا ہے، لہذا خوش دلی کے ساتھ قربانی کیا کرو"۔

یومِ نحر عید الاضحیٰ کا پہلا دن ہے، اور ایامِ تشریق اُس کے بعد مزید تین ۳ دن ہیں، قربانی کا دن اللہ تعالیٰ کے یہاں بہت عظیم دن ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ أَعْظَمَ الْأَيَّامِ عِنْدَ اللهِ يَوْمُ النَّحْرِ»[2] "یقیناً اللہ تعالیٰ کے

---

(۱) "جامع الترمذي" أبواب الأضاحي، ر: ۱٤۹۳، صـ۳٦۳.

(۲) "سنن أبي داود" كتاب المناسك، [باب]، ر: ۱۷٦٥، صـ۲٥۹.

یہاں سب سے عظیم دن قربانی (عیدالاضحیٰ) کا دن ہے"۔ اللہ ربُّ العالمین نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کو، اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ذریعے سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ساری اُمّت کو قربانی کا حکم فرمایا، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾[1] "تو تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو!"۔

اے اللہ! ہمیں یومِ عرَفہ میں خصوصیّت کے ساتھ زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرنے، اپنی عبادت، اپنے ذکر اور دیگر نیک اعمال کی کثرت کرنے کی توفیق عطا فرما، دنیا وآخرت میں برکتیں نصیب فرما، ہمارے حُجاج کو سلامتی سے واپس لَوٹا، ہمارے حج، قربانی اور دیگر عبادات واعمالِ حسَنہ قبول فرما، اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم اور صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور اِن میں دَوام عطا فرما، اِن کی حفاظت وشکر کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفیٰ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! متّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور اُن پر اپنی رَحمت فرما،

---

(۱) پ ۳۰، الکوثر: ۲.

شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ امارات کی حفاظت فرما، اِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيننا محمّدٍ وّعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.